دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ
مولانا سمیع الحق صاحب

قربانی

اور مسائل عید قربان

قربانی اور قرآن | قربانی اسلام کی اہم بالشان عبادت ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگتا ہے کہ قرآن مجید میں کئی مرتبہ (آٹھ سورتوں میں) خداوند کریم نے قربانی اور متعلقات قربانی، اس کی اہمیت اور اس کی حکمت اور فلسفہ مختلف امتوں میں اس کی شکل وصورت پر روشنی ڈالی ہے۔ اور امۃ مسلمہ ملت ابراہیمی کے لئے اسے دینی شعار اور امتیازی نشان قرار دیا ہے ــ ارشاد خداوندی ہے :

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ۔ — اور ہم نے ہر امت کیلئے قربانی مقرر کی، تاکہ وہ اللہ کے دیئے گئے مویشیوں پر اس کا نام بلند کریں۔

جیساکہ خود آیت سے واضح ہے۔ یہاں منسک سے مراد ذبح کرنا (قربانی دینا) ہے۔ محققین اور تمام اکابر محقق مفسرین نے اس کی تصریح کی ہے۔ (قرطبی مراح لبنودیؒ۔ فتح القدیر شوکانی وغیرہ)

قربانی کی حکمت اور فوائد کے بارہ میں ارشاد ربانی ہے :

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ۔ — اللہ تعالیٰ کے ہاں قربانی کا گوشت پوست اور خون نہیں پہنچتا۔ مگر اس کے ہاں تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔

سورۃ کوثر میں واضح اور قطعی حکم ہے :

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔ (کوثر پ ۳۰) — اپنے رب کیلئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

قربانی اور حدیث | ۱ ــ عن ابن عمرؓ قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینہ عشر سنین یضحی ۔ (مسند امام احمدؒ۔ ترمذی) ترجمہ :۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دس برس تک مدینہ میں رہے اور برابر قربانی کرتے رہے۔

۲۔۔۔حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ عید قربان کے دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں اونٹ یا کسی دوسرے جانور کی قربانی کرتے۔ (مسند احمد و نسائی)

۳۔۔۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ حضور اقدسؐ نے مدینہ میں دو گندم گون رنگ کے مینڈھے قربانی کئے۔ (بخاری نیز کتاب اختلاف الحدیث للشافعیؒ علی الام ج ، ص۲)

۴۔۔۔بخاری شریف میں ہے کہ حضورؐ نے ازواج مطہراتؓ کی طرف سے گائے کی قربانی دی۔

۵۔۔۔حضورؐ نے فرمایا کہ ہر صاحبِ وسعت پر سال بھر میں ایک قربانی واجب ہے۔ (ابن ماجہ ص۲۳۳)

۶۔۔۔حضورؐ نے فرمایا جس شخص نے استطاعت کے باوجود قربانی نہ دی، وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ (بخاری، ابن ماجہ، مستدرک)

۷۔۔۔حضورِ اکرمؐ سے صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ یہ قربانیاں کیا ہیں۔۔؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیمؑ کی سنت (یادگار) ہے۔ (مشکوٰۃ ابن ماجہ وغیرہ)

۸۔۔۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ عید قربان کے دن ابن آدم کا کوئی عمل قربانی سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو محبوب نہیں۔ قیامت کے دن قربانی کے سینگ، بال، سُم تک اعمالِ حسنہ کو بھاری کردیں گے۔ اس کے خون کے قطرے زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوجاتے ہیں۔۔۔ تو طیبِ نفس (دل کی خوشی) سے قربانی کرتے رہو۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۹۔۔۔حضورؐ نے فرمایا اس کے ہر بال کے بدلے تمہارے لئے نیکی ہے۔ (احمد ابن ماجہ)

سبحان اللہ کیا ٹھکانا ہے رحمتِ خداوندی کا، کہ اتنی بڑی دولت میسّر ہو اور پھر بھی مسلمان کوتاہی کرے۔ مومن کی شان تو یہ ہے۔ کہ قربانی اگر اس پر واجب نہ بھی ہو تب بھی ثواب اور نیکیوں کا یہ خزانہ ہاتھ سے نہ جانے دے۔۔۔

شرائط وجوب قربانی | قربانی واجب ہونے کی شرائط یہ ہیں :۔۔۔

۱۔ اسلام (غیر مسلم پر واجب نہیں) ۲۔۔۔ اقامت۔ (مسافر پر واجب نہیں)

۳۔۔۔حریّت یعنی آزاد ہونا (غلام پر واجب نہیں) اس کے لئے مرد ہونا شرط نہیں عورتوں پر بھی واجب ہے۔ نابالغ پر نہ خود واجب ہے، نہ اسکی طرف سے اسکے ولی پر واجب ہے۔۔۔ کذا فی ظاہر الروایۃ وبہ الفتویٰ۔ ۴۔۔۔ تونگری، یعنی جو مسلمان اتنا مالدار ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہو۔ اس پر عید کے دن صدقہ فطر اور قربانی واجب ہے۔ چاہے وہ مالِ تجارت ہو یا نہ ہو۔ اور چاہے اس پر سال پورا گذر چکا ہو یا نہ گذرا ہو۔ (بہشتی زیور)

قربانی کے جانور | اونٹ، گائے، بکری کے تمام انواع (نر، مادہ، خصی، غیر خصی) کی قربانی ہو سکتی ہے بھینس گائے میں شمار ہے۔ اور بھیڑ یا دنبہ بکری میں۔ گائے، بھینس، اونٹ ان سب میں سات آدمی بھی شرکت کر سکتے ہیں۔ جب کہ کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو۔ اگر کسی گائے میں سات یا اس سے کم آدمی شریک ہوئے تو سب کی قربانی درست ہے۔ اور اگر آٹھ یا زیادہ ہوئے تو سب کی قربانی نہ ہو گی ——

جانور کی عمر | اونٹ پانچ سال کا گائے بھینس دو سال کی، بکری ایک سال کی۔ اس سے کم عمر کی قربانی جائز نہیں۔ ہاں اگر دنبہ یا بھیڑ اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو چھ مہینے کے عمر والے کی بھی قربانی درست ہے ——

کانے اور اندھے جانور کی قربانی جائز نہیں۔ اگر ایک کان تہائی یا تہائی سے زیادہ کٹ گیا۔ یا تہائی یا اس سے زیادہ دم کٹ گئی۔ (یہ پیدائشی نہ ہوں) تو قربانی درست نہیں۔ اتنا لاغر جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو، یا ایسا لنگڑا جو تین پاؤں سے چل سکتا ہے، چوتھا پاؤں نہیں رکھ سکتا یا اس سے چل نہیں سکتا اس کی قربانی درست نہیں۔ جس کے سارے یا آدھے سے زیادہ دانت نہ ہوں۔ اس کی قربانی بھی جائز نہیں۔ جس جانور کے پیدائشی سینگ نہ ہوں، یا ٹوٹ گئے ہوں۔ مگر جڑیں سالم نہ ہوں یا خصی ہو اس کی قربانی درست ہے ——

خنثیٰ جانور جس میں نر و مادہ دونوں کی علامتیں ہوں اور جلالہ جو صرف غلیظ کھاتا ہو یا جس کی ٹانگ کٹی ہو اسکی قربانی جائز نہیں —— اگر جانور خریدنے کے بعد ایسا کوئی عیب پیدا ہو تو اس کے بدلے دوسرا خریدے۔ ہاں اگر غریب آدمی ہو جس پر واجب نہ ہو تو اس کے واسطے درست ہے کہ وہی قربانی کرے۔

قربانی کے اوقات

- —— قربانی کا وقت بقر عید کے ۱۰ تاریخ کے طلوع صبح صادق سے بارھویں کے غروب آفتاب تک ہے۔ پہلا دن دسویں ذالحجہ سب سے افضل ہے۔ پھر گیارھویں پھر بارھویں کا درجہ ہے۔
- —— بقر عید کی نماز سے پہلے قربانی درست نہیں۔ ہاں دیہات یا قصبوں والے جہاں نماز عید نہ ہوتی ہو، نماز فجر کے بعد قربانی کر سکتے ہیں۔
- —— رات کو ذبح کرنا بہتر نہیں، شاید اندھیرے میں کوئی رگ نہ کٹے اور قربانی درست نہ ہو۔
- —— اگر بارھویں کے غروب سے پہلے مقیم ہوا یا توانگر ہوا تو قربانی کرنا واجب ہے۔

● — قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا اولیٰ ہے، ورنہ کسی اور سے بھی جائز ہے۔

● — قربانی کے جانور کو قبلہ رخ لٹا کر پہلے یہ دعا پڑھے: انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنيفا وما انا من المشركين ان صلوتی ونسكی ومحیای ومماتی لله رب العلمين لا شريك له وبذلك امرت وانا اول المسلمين اللهم منك ولك۔ پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اللهم تقبله منی كما تقبلت من حبيبك محمد وخليلك ابراهيم عليهما السلام۔

● — زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں، دل کا ارادہ بھی کافی ہے۔

● — اگر قربانی واجب ہو اور قربانی کے دن بغیر قربانی کے گذر جائیں تو بعد میں بھیڑ یا بکری کی قیمت دے دی جائے۔ اور اگر جانور خرید لیا گیا ہو تو بعینہٖ وہی خیرات کر دیا جائے۔

گوشت اور کھال

● — قربانی دینے والا قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے، اور اپنے خویش واقارب، غنی و فقراء سب کو دے سکتا ہے۔ بہتر یہ ہے، کہ کم از کم تہائی حصہ خیرات کر دے۔ اس سے کمی نہ کرے۔

● — اگر سات آدمی قربانی میں شریک ہوں تو گوشت اندازے سے نہ بانٹیں، بلکہ صحیح تول کر تقسیم کر دیں، ورنہ گناہ ہوگا۔

● — قربانی کی کھال یا اس کی قیمت خیرات کر دیں۔ اور ان لوگوں کو دیں جو زکوٰۃ وصدقہ فطر کے مستحق ہیں — قیمت میں جو پیسے ملیں وہی خیرات کر دیں۔ اگر تبدیل کر کے دیئے تو بری بات ہے۔ مگر ادا ہو جاویں گے۔

● — کھال کو اپنے کام میں بھی لا سکتا ہے۔ مثلاً اس سے رسی بنوائی یا چھلنی یا ڈول یا جائے نماز بنوائی — (بہشتی زیور)

● — گوشت یا چربی یا چھڑا، قصائی یا کسی اور کو تنخواہ یا مزدوری میں دینے کا حکم نہیں۔

● — قربانی کی رسی جھول وغیرہ بھی خیرات کرنی چاہیے۔

● — اگر اپنی خوشی سے کسی مردہ کو ثواب پہنچانے کے لئے قربانی کی جائے تو اس قربانی کے گوشت میں سے کھانا یا کھلانا اور بانٹنا سب درست ہے جسطرح اپنی قربانی کا حکم ہے۔ (بہشتی زیور)

تکبیرات تشریق | نویں ذالحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک شہری مقیم کو ہر نماز پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے، اگر زیادہ کہے تو افضل

ہے، اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں، ترجمہ یہ ہے:

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔

عید کی سنتیں | حجامت بنوانا۔ غسل کرنا، اچھے سے اچھا لباس جو میسر ہو پہننا۔ سرمہ لگانا۔ میسر ہو تو خوشبو لگانا۔ اس عید میں نماز عید سے پہلے کچھ نہ کھانا بلکہ افضل یہ ہے، کہ واپس آکر قربانی کرے، اس کا گوشت کھائے۔ اس عید میں عیدگاہ جاتے ہوئے باآواز بلند یہ تکبیر پڑھے: اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔ عیدگاہ میں وقت سے پہلے جانا اور شروع صفوں میں بیٹھنے کی کوشش کرنا عیدگاہ سے واپسی پر جس راستے سے گیا تھا اس کی بجائے دوسرے راستے سے واپس آنا بھی سنت ہے۔

نماز عید کی نیت | دو رکعت نماز عید الاضحیٰ مع چھ تکبیرات واجب کے۔ بندگی اللہ تعالیٰ کی منہ قبلہ شریف کیطرف، پیچھے اس امام کے ـــ

پہلی رکعت ثناء کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھنے سے پہلے امام صاحب تین بار اللہ اکبر کہیں گے۔ مقتدی بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں پہلی دو بار تکبیر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں۔ تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیں اور حسب معمول امام صاحب کے ساتھ رکعت پوری کریں۔ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور قرأت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے تین بار تکبیرات کہیں گے۔ حسب سابق اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور چھوڑ دیں۔ چوتھی بار اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں چلے جائیں۔

خطبہ | نماز عید کے بعد خطبہ ہوتا ہے جس کا سننا واجب ہے۔ کچھ لوگ خطبہ ختم ہونے سے پہلے عیدگاہ سے چلے جاتے ہیں۔ خواہ خطیب کی آواز سنائی دے یا نہ دے خطبہ ختم ہونے تک اپنی جگہ نہ چھوڑیں ـــ

معاصر برہان دہلی کا تبصرہ

"دارالعلوم حقانیہ جو مغربی پاکستان کی شمال مغربی سرحد کی مشہور دینی درسگاہ ہے الحق اس کا ماہنامہ ہے اور مدرسہ کے بانی اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کی نگرانی اور سرپرستی میں شائع ہوتا ہے۔ رسالہ علمی بھی ہے اور دینی بھی۔ مضامین میں خاص تنوع ہوتا ہے۔ عہد جدید کے جو فکری فتنے ہیں، ان سے متعلق بھی تنقیدی مضامین ہوتے ہیں۔ ادبی چاشنی کی بھی کمی نہیں ہوتی۔ ابھی گذشتہ ماہ سے رسالہ کے نظام میں چند خوشگوار تبدیلیاں ہوئی ہیں، جن کے باعث صوری اور معنوی اعتبار سے اس کا معیار بلند تر ہو گیا ہے۔ عربی مدارس کے اساتذہ اور طلباء کے لئے خصوصاً اور تمام مسلمانوں کے لئے عموماً اس کا مطالعہ مفید اور معلومات افزا ہوگا۔"

(مولانا سعید احمد اکبر آبادی مدیر برہان وصدر شعبہ علوم مذہبی علی گڑھ یونیورسٹی)